



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 10-26/AIMS

April 10, 2026

فکر و نظر

سیٹو اور جدید سکیورٹی اتحادوں کا تاریخی ارتقاء: سرد جنگ سے کثیر القطبی عالمی نظام تک تزویراتی تبدیلیوں کا جامع تجزیہ

لطہ نذیر¹، اسرار احمد^{2,3}

1- سربراہ، کنیڈین انجمن صحافیان اور ماہرین ابلاغیات، اوٹریو، کنیڈا۔ <https://www.canadianjournalists.ca/>

2- مدیر اعلیٰ، رسالہ آغاز، کنسورٹیم پبلشر، کنیڈا۔ <https://consortiumpublisher.ca/>

3- سابق بیورو چیف، روزنامہ ایکسپریس، سرگودھا، پنجاب، پاکستان۔

Running title: CENTO history, SEATO history, Cold War alliances, evolution of security blocs

Keywords: modern security architectures, multipolar alliance systems, regional security

Correspondence: Taha Nazir PhD, Journalist Researcher and Adjunct Professor. Thomson

Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

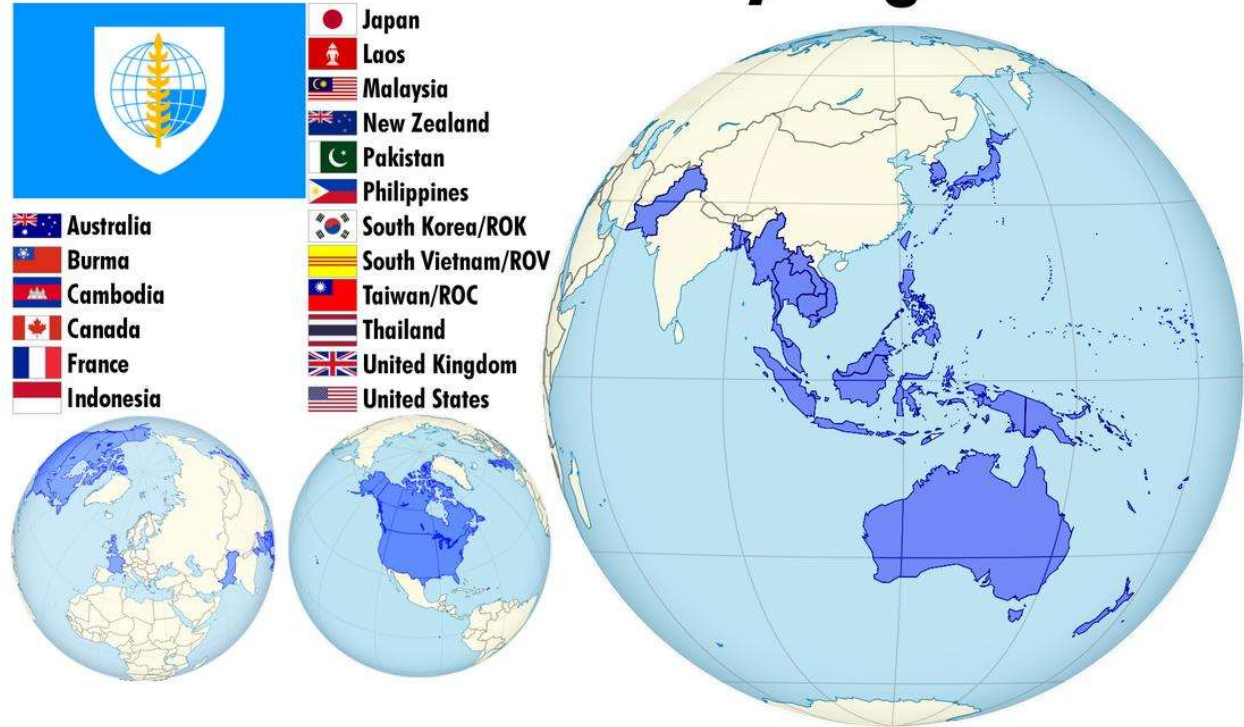
Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

یہ تحقیقی جائزہ سیٹو (Southeast Asia Treaty Organization: SEATO) کے تاریخی ارتقاء، سرد جنگ کے دوران اس کے قیام، عملی محدودیت، ادارہ جاتی کمزوری، تحلیل اور اس کے بعد ابھرنے والے جدید سکیورٹی اتحادوں کے تزویراتی کردار کا جامع تجزیہ پیش کرتا ہے۔ مضمون کا بنیادی مقصد یہ سمجھنا ہے کہ بیسویں صدی کے سخت، نظریاتی اور فوجی اتحاد کس طرح اکیسویں صدی کے چکدار، موضوعاتی، علاقائی اور کثیر سطحی سکیورٹی انتظامات میں تبدیل ہوئے۔ سیٹو کو کمیونزم کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے 1954ء میں قائم کیا گیا، مگر اس کی جغرافیائی غیر ہم آہنگی، داخلی اختلافات، مشترکہ فوجی کمان کی عدم موجودگی، مقامی ریاستوں کی محدود شمولیت اور دیت نام جنگ کے بعد بدلتی ہوئی جیوپولیٹیکل حقیقتوں نے اسے غیر موثر بنا دیا۔ اس کے برعکس جدید دور میں نیٹو، کوآڈ، آکس، آسیان ریجنل فورم، شنگھائی تعاون تنظیم، یورپی سکیورٹی فریم ورک اور مختلف minilateral انتظامات ایک ایسے عالمی نظام کی نمائندگی کرتے ہیں جس میں ریاستیں صرف رسمی معاہدوں پر نہیں بلکہ ٹیکنالوجی، سمندری سلامتی، سائبر دفاع، سپلائی چین، انٹیلی جنس شیئرنگ، دفاعی صنعتی تعاون اور تزویراتی پک پر بھی انحصار کرتی ہیں۔ اس جائزے کا مرکزی استدلال یہ ہے کہ عالمی سکیورٹی اتحاد سرد جنگ کے دو قطبی نظام سے نکل کر پہلے امریکی بالادستی کے ایک قطبی مرحلے، پھر علاقائی توازن، اور اب کثیر القطبی مقابلے کے پیچیدہ دور میں داخل ہو چکے ہیں۔ نتیجتاً جدید اتحاد صرف فوجی ہلاک نہیں رہے بلکہ سیاسی، معاشی، تکنیکی، سمندری، خلائی، سائبر اور سفارتی نیٹ ورک بن چکے ہیں۔

Southeast Asian Treaty Organization



سرد جنگ کے دور میں عالمی سیاست کو سمجھنے کے لیے دفاعی اتحادوں کی تاریخ کو جاننا نہایت ضروری ہے، کیونکہ اسی دور میں ایسے بڑے سیوریٹی بلاکس تشکیل دیے گئے جنہوں نے عالمی طاقت کے توازن کو متاثر کیا۔ ان میں سینٹو (CENTO) اور سیٹو (SEATO) نمایاں مثالیں ہیں، جو مخصوص جغرافیائی خطوں میں سوویت اثر و رسوخ کو محدود کرنے کے لیے قائم کیے گئے تھے۔ ان اتحادوں کا بنیادی مقصد اجتماعی دفاع اور سیاسی ہم آہنگی کے ذریعے ایک مشترکہ خطرے کا مقابلہ کرنا تھا، لیکن وقت کے ساتھ ان کی افادیت اور بقا کے مسائل سامنے آئے، جنہوں نے عالمی اتحادوں کے تصور کو از سر نو تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کیا۔

سیٹو 1954 (SEATO) میں قائم کیا گیا تھا جس میں امریکہ، برطانیہ، فرانس، آسٹریلیا، پاکستان، تھائی لینڈ اور فلپائن شامل تھے۔ اس اتحاد کا مقصد جنوب مشرقی ایشیا میں کمیونزم کے پھیلاؤ کو روکنا تھا۔ تاہم یہ اتحاد عملی طور پر زیادہ موثر ثابت نہ ہو سکا کیونکہ اس کے ارکان کے درمیان جغرافیائی اور سیاسی ہم آہنگی کی کمی تھی۔ اس کے برعکس سینٹو 1955 (CENTO) میں قائم ہوا، جسے ابتدائی طور پر بغداد پیکٹ بھی کہا جاتا تھا، اور اس میں ایران، ترکی، پاکستان، برطانیہ اور بعد میں امریکہ شامل ہوا۔ اس کا مقصد مشرق وسطیٰ میں سوویت یونین کے اثر کو محدود کرنا تھا۔

ادارہ جاتی کمزوریاں اور انکی اہمیت و تفصیلات۔

ادارہ جاتی کمزوری	تزویراتی اہمیت	تفصیل	پہلو
خطے کی محدود مقامی نمائندگی	containment کمیونزم	Manila Pact، 1954	قیام
کی کمی integrated command حقیقی	جنوب مشرقی ایشیا میں علامتی موجودگی	Bangkok, Thailand	مرکزی دفتر
متعدد ارکان خطے سے باہر تھے	extension مغربی اتحاد کا ایشیائی	، امریکہ، برطانیہ، فرانس، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ پاکستان، تھائی لینڈ، فلپائن	ارکان
یکساں نہ تھا threat perception	سرد جنگی نظریاتی مقابلہ	expansion، insurgency، subversion کمیونسٹ	بنیادی خطرہ
automatic defence guarantee نہیں تھی	سیاسی عزم کا اظہار	collective response مشاورت پر مبنی	دفاعی شق
داخلی اختلافات اور عدم فعالیت	ویت نام جنگ کے بعد مقصد ختم	1977ء	تحلیل

اگرچہ ان اتحادوں کا مقصد مضبوط تھا، لیکن ان کی عملی کارکردگی محدود رہی۔ سیٹو میں ارکان کے درمیان براہ راست جغرافیائی رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے مشترکہ دفاعی نظام موثر نہ بن سکا، جبکہ سینٹو کو بھی اندرونی سیاسی تبدیلیوں اور علاقائی عدم استحکام کا سامنا کرنا پڑا۔ خاص طور پر ایران میں انقلاب

کے بعد سینٹو کمزور ہو گیا اور آخر کار ختم ہو گیا۔ یہ دونوں اتحاد اس بات کی مثال ہیں کہ صرف مشترکہ خطرہ کافی نہیں ہوتا بلکہ اتحاد کی کامیابی کے لیے سیاسی ہم آہنگی، ادارہ جاتی مضبوطی اور واضح حکمت عملی بھی ضروری ہوتی ہے۔

ان اتحادوں کی ناکامی کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ یہ زیادہ تر بیرونی طاقتوں کے مفادات کے تحت قائم کیے گئے تھے، جبکہ مقامی سطح پر ان کے لیے مکمل حمایت موجود نہیں تھی۔ اس کے علاوہ ان اتحادوں میں شامل ممالک کے درمیان اقتصادی، ثقافتی اور سیاسی اختلافات بھی تھے، جنہوں نے مشترکہ حکمت عملی کو کمزور کیا۔ مثال کے طور پر، سیٹو کے کئی ارکان ایسے خطوں سے تعلق رکھتے تھے جو جغرافیائی طور پر ایک دوسرے سے دور تھے، جس سے ان کے درمیان عملی تعاون مشکل ہو گیا۔ اسی طرح سینٹو کے ارکان کے درمیان داخلی سیاسی تبدیلیوں نے اس اتحاد کو غیر مستحکم بنا دیا۔



مزید برآں، ان اتحادوں میں ایک مضبوط ادارہ جاتی ڈھانچے کی کمی بھی ایک اہم مسئلہ تھی۔ نیٹو کے برعکس، جس کے پاس ایک منظم فوجی کمان اور واضح فیصلہ سازی کا نظام موجود ہے، سینٹو اور سیٹو میں ایسی مضبوط تنظیمی ساخت موجود نہیں تھی۔ اس وجہ سے ان کے فیصلے سست اور غیر مؤثر ثابت ہوتے تھے، جس سے ان کی مجموعی کارکردگی متاثر ہوئی۔

ان تاریخی تجربات نے جدید سکیورٹی ڈھانچوں کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ آج کے اتحاد جیسے کہ North Atlantic Treaty Organization اور Quadrilateral Security Dialogue ان ماضی کی ناکامیوں سے سیکھ کر زیادہ مضبوط اور لچکدار بنائے گئے ہیں۔ نیٹو

ایک باقاعدہ اور منظم فوجی اتحاد ہے جس میں واضح قوانین اور مشترکہ کمان کا نظام موجود ہے، جبکہ کو اڈا ایک غیر رسمی اور لچکدار پلیٹ فارم ہے جو بدلتے ہوئے حالات کے مطابق اپنی حکمت عملی کو ایڈجسٹ کر سکتا ہے۔

ابتدائی اتحاد → کمزور ہم آہنگی → ناکامی → سیکھنے کا عمل → جدید اتحاد → مضبوط اور لچکدار نظام

یہ ماڈل ظاہر کرتا ہے کہ کس طرح ماضی کے اتحادوں کی ناکامیوں نے جدید سکیورٹی ڈھانچوں کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ جدید دور میں اتحاد صرف فوجی تعاون تک محدود نہیں بلکہ معاشی، سفارتی اور تکنیکی شراکت داری کو بھی شامل کرتے ہیں، جس سے ان کی افادیت اور اثر و رسوخ میں اضافہ ہوتا ہے۔

سیٹو اور نیٹو کا بنیادی فرق اور تجزیاتی جائزہ۔

بنیادی فرق	سیٹو	نیٹو	تجزیاتی پہلو
ownership نیٹو میں خطے کی مقامی زیادہ تھی	جنوب مشرقی ایشیا کا نام، مگر متعدد بیرونی ارکان	مغربی یورپ اور شمالی اٹلانٹک کا واضح خطہ	جغرافیائی ہم آہنگی
سیٹو کا خطرہ زیادہ مبہم اور غیر روایتی تھا	insurgency، subversion، regional instability کیونست	conventional سوویت اور nuclear threat	خطرے کی نوعیت
automatic defence نیٹو میں کمزور تھا mechanism	response مشاورت پر مبنی	Article 5 collective defence	دفاعی commitment
زیادہ موثر تھا operationally نیٹو	نہ integrated command مستقل ہونے کے برابر	integrated command structure	عسکری ڈھانچہ
کمزور internal cohesion سیٹو میں تھی	ارکان کے مفادات متضاد	western نسبتاً مضبوط consensus	سیاسی اتحاد
کر گیا، سیٹو تحلیل ہو گیا adapt نیٹو	1954ء-1977ء	1949ء سے تاحال فعال	پائیداری
institutional نیٹو نے دکھائی adaptation	alliance model تاریخی	cyber, space, hybrid threats, deterrence	جدید کردار

مزید یہ کہ جدید عالمی نظام میں ”ملٹی الائنمنٹ“ کا رجحان بڑھ رہا ہے، جہاں ممالک بیک وقت مختلف اتحادوں کا حصہ بنتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے مفادات کو مختلف پلیٹ فارمز پر محفوظ رکھ سکیں۔ یہ رجحان سرد جنگ کے دور کے مقابلے میں ایک بڑی تبدیلی ہے، کیونکہ اس وقت دنیا واضح طور پر دو بلاکس میں تقسیم تھی، جبکہ آج ممالک زیادہ لچکدار حکمت عملی اپناتے ہیں۔

ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ سکیورٹی کے خطرات کی نوعیت بھی بدل چکی ہے۔ اب صرف روایتی فوجی خطرات ہی اہم نہیں رہے بلکہ سائبر حملے، معلوماتی جنگ، دہشت گردی، توانائی کی سلامتی اور ماحولیاتی مسائل بھی عالمی سکیورٹی کے اہم عناصر بن چکے ہیں۔ اس لیے جدید اتحادوں کو ان تمام پہلوؤں کو مد نظر رکھ کر اپنی حکمت عملی ترتیب دینی پڑتی ہے، جبکہ سیٹو اور سیٹو جیسے اتحاد زیادہ تر ایک ہی خطرے یعنی کمیونزم کے خلاف بنائے گئے تھے۔

یہ بھی قابل غور ہے کہ جدید اتحادوں میں شراکت داری کا تصور زیادہ جامع ہو چکا ہے۔ اب ممالک صرف دفاعی تعاون تک محدود نہیں بلکہ تعلیم، ٹیکنالوجی، تجارت اور انفراسٹرکچر جیسے شعبوں میں بھی تعاون کرتے ہیں۔ اس سے نہ صرف اتحاد مضبوط ہوتے ہیں بلکہ ان کے درمیان اعتماد بھی بڑھتا ہے، جو طویل المدتی استحکام کے لیے ضروری ہے۔

نتیجہ

آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ تاریخی دفاعی اتحادوں کی ناکامیوں نے جدید عالمی سکیورٹی نظام کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ آج کے اتحاد زیادہ کثیر جہتی، لچکدار اور طویل المدتی ہیں، جو بدلتے ہوئے عالمی چیلنجز کا مؤثر انداز میں مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

سفارشات

مستقبل کے سکیورٹی اتحادوں کو مضبوط ادارہ جاتی ڈھانچہ فراہم کیا جانا چاہیے تاکہ فیصلہ سازی مؤثر ہو۔ ممالک کے درمیان سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی ہم آہنگی کو فروغ دینا ضروری ہے تاکہ اتحاد مستحکم رہ سکیں۔ اس کے علاوہ سکیورٹی کے نئے خطرات جیسے سائبر اور معلوماتی جنگ کو مد نظر رکھتے ہوئے جامع حکمت عملی تیار کی جانی چاہیے۔ مزید برآں، ملٹی الائنمنٹ کی حکمت عملی کو متوازن انداز میں اپنانا چاہیے تاکہ عالمی استحکام برقرار رکھا جاسکے۔

مستقبل کے مجوزہ تحقیقی موضوعات

مستقبل میں تحقیق کے لیے اہم موضوعات میں سرد جنگ کے اتحادوں کا تقابلی تجزیہ، جدید اتحادوں کی مؤثریت، اور ملٹی الائنمنٹ کے رجحان کے اثرات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ سائبر سکیورٹی، توانائی کی سلامتی، اور عالمی اداروں کے کردار پر مزید تحقیق ضروری ہے تاکہ ایک زیادہ مؤثر اور پائیدار عالمی سکیورٹی نظام تشکیل دیا جاسکے۔

Reference:

- Atlantic Council. (2025, June 1). For NATO in 2027, European leadership will be key to deterrence and defense. <https://www.atlanticcouncil.org/in-depth-research-reports/issue-brief/for-nato-in-2027-european-leadership-will-be-key-to-deterrence-and-defense>
- Center for a New American Security (CNAS). (2025, June 17). New CNAS report on next phase of Quad cooperation in Indo-Pacific. <https://www.cnas.org/press/press-release/new-cn-as-report-on-next-phase-of-quad-cooperation-in-indo-pacific>
- Khalifa University. (2024, December 31). The Quad as catalyst: Informality, minilateralism, and the latticework of Eurasian security architecture.

<https://khazna.ku.ac.ae/en/publications/the-quad-as-catalyst-informality-minilateralism-and-the-latticewo/>

- NATO. (2026, April 12). Relations with partners in the Indo-Pacific region. <https://www.nato.int/en/what-we-do/partnerships-and-cooperation/relations-with-partners-in-the-indo-pacific-region>
- Rice Intelligence and Strategic Analysis. (2026, January 11). The Quad's interregnum: Dynamics and strategic shifts in Indo-Pacific security. <https://riceias.com/the-quads-interregnum/>
- Royal United Services Institute (RUSI). (2025, December 5). The future of the Euro-Atlantic security architecture. <https://my.rusi.org/resource/the-future-of-the-euro-atlantic-security-architecture.html>
- The Hague Centre for Strategic Studies (HCSS). (2025, June). Securing the digital backbone: NATO's quest for interoperability in the age of emerging technologies [PDF]. <https://hcss.nl/wp-content/uploads/2025/06/Securing-the-Digital-Backbone-NATOs-Quest-for-Interoperability-in-the-Age-of-Emerging>
- Atlas Institute. (2025, August 14). A new global security architecture: Disbanding NATO, uniting Europe and reshaping global alliances. <https://atlasinstitute.org/a-new-global-security-architecture-disbanding-nato-uniting-europe-and-reshaping-global-alliances/>
- Asia & the Pacific Policy Studies. (2026, February 1). QUAD and SQUAD: From lattice alliances to an Asian NATO?. <https://ideas.repec.org/a/bla/asiaps/v13y2026i1ne70070.html>
- Asia & the Pacific Policy Studies. (2025, December 28). QUAD and SQUAD: From lattice alliances to an Asian NATO?. <https://onlinelibrary.wiley.com/doi/full/10.1002/app5.70070>



ادارتی بیان (Editorial Statement)

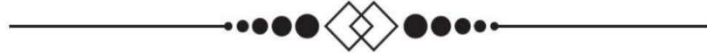
یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی ٹی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشنائی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور رعوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشنائی جانکاری کچھ غیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to *Aghaaz Info Media System (AIMS)*, include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).